حرمين
رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

دَفْنُ المَوتَى فِي المَسَاجِدِ | أردو | اردو

مسجدوں میں مردوں کی تدفین

تالیف سماحۃ الشیخ
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

دَفْنُ المَوتَى فِي المَسَاجِدِ

مسجدوں میں مردوں کی تدفین

لِسَمَاحَةِ الشَّيْخِ العَلَّامَةِ
عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَازٍ
رَحِمَهُ اللهُ

تالیف سماحۃ الشیخ

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گیارہواں کتابچہ:

مساجد میں مردوں کو دفن کرنا

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہے، اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول پر، اور آپ کی آل اور آپ کے راستے پر چلنے والوں پر، اما بعد:

میں نے ١٧/٤/١٤١٥ھ کو شائع ہونے والے اخبار ((الخرطوم)) کا مطالعہ کیا؛ تو میں نے پایا کہ اس میں یہ بیان شائع ہوا ہے کہ سید محمد الحسن ادریسی کو ان کے والد کے پہلو میں ان کی مسجد میں ام درمان شہر میں دفن کیا گیا ہے... وغیرہ۔

اور چونکہ اللہ نے مسلمانوں کو نصیحت کرنے اور منکر کا انکار کرنے کا وجوبی حکم دیا ہے، اس لیے میں نے یہ تنبیہ ضروری سمجھی کہ مسجدوں میں دفن کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ شرک کے وسائل اور یہود ونصاری کے اعمال میں سے

ہے جن پر اللہ نے مذمت کی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے، جیسا کہ صحیحین میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، "یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا"۔ صحیح مسلم میں جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ؛ فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ». ”خبردار! تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔“اور اس معنی کی حدیثیں کثیر تعداد میں وارد ہوئی ہیں۔

مسلمانوں پر ہر جگہ. حکومتی اور عوامی سطح پر.واجب ہے کہ اللہ سے ڈریں،اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان سے بچیں،اور اپنے مردوں کو مساجد کے باہر دفن کریں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ.رضی اللہ عنہم.مردوں کو مساجد کے باہر دفن کرتے تھے،اور اسی طرح صحابہ کے سچے پیروکار بھی کرتے تھے۔

اور جہاں تک نبی ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کا مسجد میں موجود ہونے کی بات ہے، تو یہ مساجد میں مردوں کو دفن کرنے کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کو آپ کے گھر، یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا تھا، پھر آپ کے دونوں صحابہ بھی وہیں دفن کیے گئے۔ جب ولید بن عبد الملک نے مسجد کی توسیع کی تو ہجرت کے پہلے سو سال کے اختتام پر حجرہ عائشہ کو مسجد میں شامل کر لیا۔ اہل علم نے اس پر نکیر کی، لیکن اس نے سمجھا کہ یہ توسیع میں مانع نہیں ہے اور معاملہ واضح ہے، کوئی اشتباہ نہیں ہوگا۔

اور اس سے ہر مسلمان پر واضح ہو جاتا ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما مسجد میں دفن نہیں کیے گئے تھے، اور توسیع کی وجہ سے ان کی قبروں کا مسجد میں داخل کر دینا، یہ مساجد میں دفن کرنے کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا؛ کیونکہ وہ مسجد میں مدفون نہیں تھے، بلکہ وہ آپ ﷺ کے گھر میں مدفون ہوئے تھے، اور ولید کا عمل اس معاملے میں کسی کے لئے حجت نہیں بن سکتا، بلکہ حجت کتاب و سنت اور سلف امت کے اجماع میں ہے، رضی اللہ عنہم، اللہ ہمیں بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں میں شامل فرمائے۔

اور نصیحت و بری الذمہ ہونے کے لیے، بتاریخ ١٤/٥/١٤١٥ ہجری یہ تحریر کیا گیا۔

توفیق کا مالک اللہ ہی ہے۔ اور درود و سلام نازل ہو ہمارے نبی محمد پر، اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ نیز اچھائی کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں پر۔

***

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

رسالة الحرمين

حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے

مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں